

اردو تراجم قرآن پر ایک نظر

مولانا محمد امانت اللہ اصلاحی کے افادات کی روشنی میں - ۱۱

(۶۸) مَقَام اور مَقَام میں فرق

مَقَام (میم پر زبر کے ساتھ) کی اصل قیام ہے، یہ فعل قیام ثلاثی مجرد لازم سے اسم ظرف ہوتا ہے یا مصدر میسی ہوتا ہے۔ مَقَام (میم پر پیش کے ساتھ) کی اصل اقامہ ہے، یہ فعل اقامہ کا ظرف ہوتا ہے یا مصدر میسی یا اسم مفعول ہوتا ہے۔ قیام کا صلاہ اگر براء ہو تو اس کے معنی کسی کام کو کرنا یا کسی سرگرمی کو انجام دینا ہوتا ہے، جبکہ اقامہ اگر فی کے صلے کے ساتھ لازم ہو تو اس کے معنی کسی جگہ رہائش اختیار کرنا ہے۔ اور اگر مفعول بہ مراد ہو تو متعدی ہوتا ہے جیسے اقام الدین اور اقامہ۔ اس وضاحت کی روشنی میں لفظ مَقَام اور لفظ مَقَام کے مفہوم میں فرق واضح ہوتا ہے، لفظ مَقَام کا مطلب سرگرمی ہوگا یا سرگرمی سے انجام دینے کی جگہ یا مطلق حالت، جبکہ لفظ مَقَام کا مطلب رہائش یا رہائش کی جگہ ہوگا۔ گویا مَقَام کے معنی رہائش گاہ کے نہیں ہوں گے، جبکہ مَقَام کے معنی رہائش گاہ کے ہوں گے۔

دونوں لفظوں کے اس فرق کی وضاحت کے بعد ہم جائزہ لیں گے کہ قرآن مجید کے مترجمین نے اس فرق کی کس حد تک رعایت کی۔

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔ (البقرہ: ۱۲۵)

”اور (یاد کرو) جبکہ ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے مرکز اور امن کی جگہ بنایا اور (حکم دیا کہ) مسکن ابراہیم میں

ایک نماز کی جگہ بناؤ۔“ (امین احسن اصلاحی، مَقَام کا ترجمہ مسکن درست نہیں ہے۔)

”اور یہ کہ ہم نے اس گھر (کعبے) کو لوگوں کے لیے مرکز اور امن کی جگہ قرار دیا تھا اور لوگوں کو حکم دیا تھا کہ ابراہیم

جہاں عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے، اس مقام کو مستقل جائے نماز بنالو۔“ (سید مودودی)

”اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا

مقام بناؤ۔“ (احمد رضا خان)

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مِّمَّا يُرَاهِمُ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا۔ (آل عمران: ۹۷)

”وہاں واضح نشانیاں ہیں: مسکن ابراہیم ہے۔ جو اس میں داخل ہو جائے وہ مامون ہے۔“ (امین احسن اصلاحی، مقام کا ترجمہ مسکن درست نہیں ہے۔)

”اس میں کھلی نشانیاں ہیں (ان میں سے ایک) ابراہیم (علیہ السلام) کی جائے قیام ہے، اور جو اس میں داخل ہو گیا امان پا گیا۔“ (طاہر القادری، مقام کا ترجمہ جائے قیام بھی درست نہیں ہے۔)

”اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں، ابراہیم کا مقام عبادت ہے، اور اس کا حال یہ ہے کہ جو اس میں داخل ہوا مامون ہو گیا۔“ (سید مودودی)

مذکورہ بالا دونوں آیتوں میں مولانا امانت اللہ اصلاحی نے مقام ابراہیم کا ترجمہ ”ابراہیم کی سرگرمیوں اور جدوجہد کا مرکز“ کیا ہے۔ اس ترجمہ سے مکہ کی اس پہلو سے خصوصیت واضح ہو جاتی ہے۔

وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ۔ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُونَ۔ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ۔ (الصافات: ۱۶۳-۱۶۶)
 ”(فرشتوں کا قول ہے کہ) ہم میں سے تو ہر ایک کی جگہ مقرر ہے، اور ہم تو (بندگی الہی میں) صف بستہ کھڑے ہیں اور اس کی تسبیح بیان کر رہے ہیں۔“ (محمد جو نا گدھی)

”اور ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے، اور ہم صف بستہ خدمت گار ہیں، اور تسبیح کرنے والے ہیں۔“ (سید مودودی)

مولانا امانت اللہ اصلاحی نے ترجمہ کیا:

”اور ہم میں سے ہر ایک کے لئے ایک متعین ذمہ داری ہے، اور ہم تو خدا کے حضور صف بستہ رہنے والے ہیں، اور ہم تو اس کی تسبیح کرتے رہنے والے ہیں۔“

اس سلسلے میں اسی سورہ کے آغاز کی آیتیں بھی سامنے رہیں، تو نظم قرآن سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے بڑی دلچسپ بات سامنے آتی ہے۔

وَالصَّافَاتِ صَفًّا۔ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا۔ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا۔ (الصافات: ۱-۳)

ترجمہ ہے: ”شاہد ہیں صفیں باندھے، حاضر رہنے والے۔ پھر رب کا حکم نافذ کرنے والے۔ پھر ذکر کرنے والے۔“

مولانا کے نزدیک یہ تینوں صفتیں فرشتوں کی ہیں، اور ان تینوں صفات کا ذکر بالفاظ دیگر سورہ کے آخر میں دوبارہ کیا گیا ہے۔

وَالصَّافَاتِ صَفًّا۔ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا۔ فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا۔ (الصافات: ۱-۳)
 ”وہ صاف صفا کے ہم معنی ہے وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُونَ۔ فَالزَّاجِرَاتِ زَجْرًا کی دوسری تعبیر ہے وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ۔ اور فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا کے ہم معنی ہے وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ۔

إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ أَمِينٍ۔ (الدخان: ۵۱)

”خدا ترس لوگ اسن کی جگہ میں ہوں گے۔“ (سید مودودی)
 ”بینک پر بیڑگار لوگ اسن کے مقام میں ہوں گے۔“ (فتح محمد جالندھری)
 مولانا امانت اللہ اصلاحی کا خیال ہے کہ یہاں مقام مصدر میسی ہے، نہ کہ اسم ظرف، اور اس صورت میں پوزیشن کے معنی میں ہے یا خوش حالی کے معنی میں۔

وَلَمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّاتٍ۔ (الرحمن: ۴۶)
 ”اور جو شخص اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دباغ ہیں۔“ (فتح محمد جالندھری)
 ”اور ہر اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے حضور پیش ہونے کا خوف رکھتا ہو، دباغ ہیں۔“ (سید مودودی)
 وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ۔ (النازعات: ۴۰)
 ”ہاں جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے نفس کو خواہش سے روکا ہوگا۔“ (محمد جونا گڑھی)

”اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا۔“ (احمد رضا خان)
 فَأَخْرَجْنَاهُمْ مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ۔ وَكُنُوزٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ۔ (الشعراء: ۵۷، ۵۸)
 ”تو ہم نے انہیں باہر نکالا باغوں اور چشموں، اور خزانوں اور عمدہ مکانات سے۔“ (احمد رضا خان)
 ”اس طرح ہم انہیں ان کے باغوں اور چشموں، اور خزانوں اور ان کی بہترین قیام گاہوں سے نکال لائے۔“ (سید مودودی)

”تو ہم نے ان کو باغوں اور چشموں سے نکال دیا، اور خزانوں اور نفیس مکانات سے۔“ (فتح محمد جالندھری)
 ”بالآخر ہم نے انہیں باغات سے اور چشموں سے، اور خزانوں سے۔ اور اچھے اچھے مقامات سے نکال باہر کیا۔“ (محمد جونا گڑھی)

مذکورہ ترجموں میں مقام کے لئے مکانات اور قیام گاہ کا ترجمہ درست نہیں ہے، حالت اور مرتبہ درست ترجمہ ہے۔
 كَمْ تَزَكَّوْا مِنْ جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ۔ وَزُورُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ۔ (الدخان: ۲۵، ۲۶)
 ”کتنے ہی باغ اور چشمے، اور کھیت اور شاندار محل تھے جو وہ چھوڑ گئے۔“ (سید مودودی)
 ”کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے، اور کھیت اور عمدہ مکانات۔“ (احمد رضا خان)
 ”وہ کتنے ہی باغات اور چشمے چھوڑ گئے، اور زراعتیں اور عالی شان عمارتیں۔“ (طاہر القادری)
 ”پھر بہت سے باغات اور چشمے چھوڑ گئے، اور کھیتیاں اور راحت بخش ٹھکانے۔“ (محمد جونا گڑھی)
 مذکورہ ترجموں میں مَسَقَام کے لیے محل، مکانات، ٹھکانے اور عمارتیں درست نہیں ہے۔ حالت اور مرتبہ درست ترجمہ ہے۔

وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا۔ (الاسراء: ۷۹)

”اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔“ (احمد رضا خان)

”اور رات کو تہجد پڑھو، یہ تمہارے لیے نفل ہے، بعید نہیں کہ تمہارا رب تمہیں مقام محمود پر فائز کر دے۔“ (سید مودودی)

وَإِذَا تَنَسَّلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا يَتَّبِعُونَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا۔ (مریم: ۷۳)

”ان لوگوں کو جب ہماری کھلی کھلی آیات سنائی جاتی ہیں تو انکار کرنے والے ایمان لانے والوں سے کہتے ہیں: بتاؤ ہم دونوں گروہوں میں سے کون بہتر حالت میں ہے اور کس کی مجلسیں زیادہ شاندار ہیں؟“۔ (سید مودودی)

”اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں کون سے گروہ کا مکان اچھا اور مجلس بہتر ہے۔“ (احمد رضا خان)

”اور جب ان لوگوں کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو جو کافر ہیں وہ مومنوں سے کہتے ہیں کہ دونوں فریق میں سے مکان کس کے اچھے اور مجلسیں کس کی بہتر ہیں۔“ (فتح محمد جالندھری)

”جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں تلاوت کی جاتی ہیں تو کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں بتاؤ ہم تم دونوں جماعتوں میں سے کس کا مرتبہ زیادہ ہے؟ اور کس کی مجلس شاندار ہے؟“ (محمد جونا گڑھی)

مذکورہ ترجموں میں مقام کے لیے مکان کا ترجمہ درست نہیں ہے، البتہ حالت اور مرتبہ کا ترجمہ درست ہے۔

قَالَ عِزُّرَيْتُ مَنْ الْحَنُّ أَنَا أَيْتُكَ بِهِ قِيلَ أَنْ تَقُومَ مِنْ مَّقَامِكَ وَإِنِّي عَلَيْهِ لَقَوِيَّ أُمِينٌ۔ (النمل: ۳۹)

”جنوں میں سے ایک قوی بیکل نے عرض کیا: میں اسے حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ آپ اپنی جگہ سے اٹھیں میں اس کی طاقت رکھتا ہوں اور امانتدار ہوں۔“ (سید مودودی)

”ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں وہ تخت حضور میں حاضر کر دوں گا قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخواست کریں اور میں بیشک اس پر قوت والا امانتدار ہوں۔“ (احمد رضا خان)

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ نُوحٍ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِن كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذَكِيرِي بِآيَاتِ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ۔ (یونس: ۷۱)

”ان کو نوح کا قصہ سناؤ، اُس وقت کا قصہ جب اُس نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے برادران قوم، اگر میرا تمہارے درمیان رہنا اور اللہ کی آیات سنانا کر تمہیں غفلت سے بیدار کرنا تمہارے لیے ناقابل برداشت ہو گیا ہے تو میرا بھروسہ اللہ پر ہے۔“ (سید مودودی)

”اور ان کو نوح کا قصہ پڑھ کر سناؤ۔ جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ اے قوم! اگر تم کو میرا تم میں رہنا اور خدا کی آیتوں سے نصیحت کرنا ناگوار ہو تو میں خدا پر بھروسہ رکھتا ہوں۔“ (فتح محمد جالندھری)

”اور ان پر نوح (علیہ السلام) کا قصہ بیان فرمائیے، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم (اولادِ قابیل!) اگر تم پر میرا قیام اور میرا اللہ کی آیتوں کے ساتھ نصیحت کرنا گراں گزر رہا ہے تو (جان لو کہ) میں نے تو صرف اللہ ہی پر توکل کر لیا ہے۔“ (طاہر القادری)

مذکورہ ترجموں میں (میرا رہنا)، اور (میرا قیام) درست نہیں ہے، بلکہ درست ترجمہ ہے، میری سرگرمی۔
وَلْتَسْكُنْهُمْ الْأَرْضُ مِنْ بَعْدِهِمْ ذَلِكَ لَعَنَ خَافَ مَقَامِي وَخَافَ وَعَبَدَ۔ (ابراہیم: ۱۳)

”اور اُن کے بعد تمہیں زمین میں آباد کریں گے یہ انعام ہے اُس کا جو میرے حضور جواب دہی کا خوف رکھتا ہو اور میری وعید سے ڈرتا ہو۔“ (سید مودودی)

إِنَّهَا مَسَاءٌ مُسْتَقَرٌّ أَوْ مَقَامٌ۔ (الفرقان: ۶۶)

”اور دو رُخ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت بری جگہ ہے۔“ (فتح محمد جالندھری)

”بے شک وہ ٹھہرنے اور رہنے کے لحاظ سے بدترین جگہ ہے۔“ (محمد جونا گڑھی)

”وہ بڑا ہی برا مستقر اور مقام ہے۔“ (سید مودودی)

”بیشک وہ (عارضی ٹھہرنے والوں کے لئے) بُری قرار گاہ اور (دائمی رہنے والوں کے لئے) بُری قیام گاہ ہے۔“ (طاہر القادری)

موا! امانت اللہ اصلاحی کا خیال ہے کہ مستقر مستقل قیام کو کہا گیا ہے، اور مقام عارضی قیام گاہ کو کہا گیا ہے، اس کی تائید اسی سورہ کی ایک دوسری آیت سے بھی ہوتی ہے: أَصْحَابُ الْحَنَةِ يَوْمَ يُبْعَثُ خَيْرٌ مُسْتَقَرًّا وَأَحْسَنُ مَقِيلًا (الفرقان: ۲۳) اس میں مستقر کے ساتھ مقیل کا لفظ آیا ہے جس کے معنی دو پہر کی استراحت کی جگہ کے ہیں۔ ”اس دن اہل جنت کا ٹھکانا بھی بہتر ہوگا اور مقام استراحت بھی“ (فتح محمد جالندھری) اس آیت میں مقیل ہے۔ یعنی قیام گاہ ہونا واضح ہے، پس مستقر تینوں مقامات پر مستقل قیام گاہ کے معنی میں ہے۔

خَالِدِينَ فِيهَا حَسَنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا۔ (الفرقان: ۷۶)

”وہ ہمیشہ ہمیشہ وہاں رہیں گے کیا ہی اچھا ہے وہ مستقر اور وہ مقام۔“ (سید مودودی)

”ہمیشہ اس میں رہیں گے، کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور رہنے کی جگہ۔“ (احمد رضا خان)

”اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ ٹھہرنے اور رہنے کی بہت ہی عمدہ جگہ ہے۔“ (فتح محمد جالندھری)

الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمَسُّنَا فِيهَا نَصَبٌ وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ۔ (فاطر: ۳۵)

”جس نے ہم کو اپنے فضل سے ہمیشہ کے رہنے کے گھر میں اتارا۔ یہاں نہ تو ہم کو رنج پہنچے گا اور نہ ہمیں تنگن ہی ہوگی۔“ (فتح محمد جالندھری)

”وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اتارا اپنے فضل سے، ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے، نہ ہمیں اس میں کوئی تنگان

لاحق ہو۔“ (احمد رضا خان)